44995 ـ خاوند كى رضامندى كے بغير تنگ دست والدين پر خرچ كرنا

سوال

ميرے والد صاحب كى تنخواہ كم ہے اور وہ اپنے اور بيوى كے اخراجات كے ليے مالى معاونت كے محتاج ہيں، ميں ملازمت كرتى ہوں اور ميرى مالى حالت بھى بہت بہتر ہے ميں والد صاحب كى مالى مدد كر سكتى ہوں، ليكن ميرا خاوند كہتا ہے كہ آپ كے بھائى ہيں انہيں والدين كى مالى معاونت كرنى چاہيے، ان كے وہ ذمہ دار ہيں، بيٹياں نہيں، اس ليے وہ مجھے والدين كى مالى معاونت كرنے سے منع كرتا ہے.
ميرے بھائى والدين كى مالى معاونت نہيں كر سكتے، ہم چار بہنيں ہيں صرف ميں ہى ملازمت كرتى اور اپنے والدين كى معاونت كر سكتى ہوں، ليكن ميرا خاوند سختى سے منع كرتا ہے، كيا ميں خاوند كى بات مانتے ہوئے والدين كى مالى معاونت نہ كروں، يا والدين كى اطاعت كرتے ہوئے خاوند كى لاعلمى ميں والدين كى مالى معاونت كروں ؟
برائے مہربانى اس سلسلہ ميں كچھ نصيحت فرمائيں، اور كيا اگر بيوى اپنے بہن بھائيوں اور والدين كى مالى معاونت كرنى چاہے تو كيا اسے خاوند كى اجازت لينا ضرورى ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد لله.

اگر اولاد ميں والدين پر خرچ كرنے كى استطاعت ہو تو تنگ دست و محتاج والدين كا خرچ بيٹے اور بيٹيوں پر واجب ہوگا وہ انہيں كفائت كے مطابق خرچہ دينے كے ذمہ دار ہونگے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تيرے پروردگار كا فيصلہ ہے كہ اس كے علاوہ كسى دوسرے كى عبادت نہ كى جائے، اور والدين كے ساتھ حسن سلوك كيا جائے الاسراء (23).

ضرورت كے وقت والدين پر خرچ كرنا بھى والدين كے ساتھ حسن سلوك ميں شامل ہوتا ہے.

ابن منذر رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اہل علم كا اجماع ہے كہ جو والدين محتاج و ضرورتمند ہوں اور كمائى نہ كرتے ہوں اور ان كى آمدنى نہ ہو اور نہ ہى ان كے پاس مال ہو تو بيٹے كے ذمہ ان كا خرچ واجب ہوگا " اھ

آپ کے بھائیوں کی موجودگی آپ کے لیے اپنے والدین کے نفقہ کے وجوب میں مانع نہیں، کیونکہ آپ کے بیان کے مطابق والدین پر خرچ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے "

دیکھیں: المغنی (11 / 375 ـ 376).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" مالدار بیٹے پر واجب ہے کہ وہ اپنے تنگ دست والد اور اس کی بیوی اور چھوٹے بھائیوں پر خرچ کرے " اھـ

دیکھیں: الاختیارات (487).

اس بنا پر آپ کے خاوند کا قول صحیح نہیں کہ والدین کا خرچ آپ کے بھائیوں کی ذمہ داری ہے.

اگر آپ کا اپنے والدین پر خرچ کرنا واجب ہے تو آپ کے لیے اس سلسلہ میں اپنے خاوند کی اطاعت کرنا جائز نہیں؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اللہ سبحانہ و تعالی کی معصیت و نافرمانی میں کسی دوسرے کی اطاعت نہیں؛ بلکہ اطاعت تو نیکی میں ہوتی ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4340) صحیح مسلم حدیث نمبر (1840).

اس کے ساتھ ساتھ آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے خاوند کے ساتھ اس سلسلہ میں نرم رویہ اختیار کرتے ہوئے اسے ایسا کرنے پر راضی کرنے کی کوشش کریں، اور اسے یہ سمجھائیں کہ یہ تو اللہ سبحانہ و تعالی کا حکم ہے اور اس نے آپ پر فرض کر رکھا ہے، اور خاوند کو بھی چاہیے کہ وہ والدین کے ساتھ حسن سلوك اور نیکی کرنے میں آپ کی معاونت کرے.

واللہ اعلم .